اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِىْ فِى الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ (القرآن)

رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد رضا کا نظریۂ سائنس

مصنّف
محققِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا
محمد جلال الدّین قادری
مدّظلہُ العالی

ناشر
حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں ضلع گجرات

امام احمد رضا کا نظریۂ سائنس

مصنف:
محقق اہل سنت حضرت علامہ مولانا
محمد جلال الدین قادری
مد ظلہ العالی

ناشر
حافظ محمد سعید احمد نقشبندی۔
محلہ لطیف شاہ غازی، کھاریاں، ضلع گجرات

نام کتاب -------امام احمد رضا کا نظریہ سائنس
مصنف -------مولانا محمد جلال الدین قادری
سرپرستی -------مولانا مفتی محمد علیم الدین نقشبندی
کمپوزنگ -------ارشاد احمد' ڈی ۱۸۳' سیٹلائیٹ ٹاؤن، راولپنڈی
پروف ریڈنگ -------مولانا محمد حبیب احمد نقشبندی (ایم اے اسلامیات)
تعداد -------
قیمت -------
تاریخ اشاعت -------نومبر ۱۹۹۸ء
ناشر -------حافظ محمد سعید احمد نقشبندی۔
محلہ لطیف شاہ غازی' کھاریاں' ضلع گجرات۔

ملنے کے پتے:

- ☆ جامعہ مجددیہ فضل العلوم' فوجی کالونی پیرودھائی' راولپنڈی
- ☆ آستانہ خیریہ' G-7/2-4 نزد ستارہ مارکیٹ' اسلام آباد
- ☆ مکتبہ ضیائیہ بوھڑ بازار راولپنڈی
- ☆ احمد بک کارپوریشن۔ اردو بازار راولپنڈی
- ☆ مکتبہ الواحد۔ مرکزی دارالعلوم اہل سنت و جماعت ضلع جہلم
- ☆ مکتبہ قادریہ۔ جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوھاری دروازہ لاہور
- مکتبہ تنظیم المدارس' جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوھاری دروازہ لاہور
- محمد امیر حسین' جامعہ رضویہ ضیاء العلوم ڈی بلاک 'سیٹلائیٹ ٹاؤن، راولپنڈی

عرض ناشر

امامِ اہلِ سنت۔ مجدد دین و ملت۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی کا نام محتاج تعارف نہیں۔آپ کی ذاتِ کریمہ میں خالقِ ارض و سما نے اتنے کمالات و فضائل جمع فرمادیے تھے کہ ان میں کسی ایک کمال میں رفعت حاصل کر لینا بڑے نصیب کی بات ہے۔

گویا زھد و تقویٰ' ورع و پرھیز گاری' خشیتِ ایزدی و عشقِ مصطفوی' خوفِ خدا و حبِ مصطفیٰ اور اصابت رائے و پختگئی فکر' استقامت و ثابت قدمی' خزانہ علوم و فنون اور دیگر بے شمار محاسن و خوبیوں کے مجموعے کا نام "امام احمد رضا بریلوی" ہے۔

دورِ حاضر کے موجودہ ناگفتہ بہ حالات میں اس عظیم محدث و فقیہ' مفسر و مفکر، مخلص قائد و راہنما کے علم و تحقیق اور عشق رسالت مآب ﷺ پر مبنی غیر متبدل و یقینی معتقدات و نظریات یقیناً مشعلِ راہ اور نشان منزل ہیں۔ اور فوز و فلاح' سکون و اطمینان کے ضامن ہیں۔

ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ آپ کے سچے نظریات' اعتقادات و ارشادات اور فرمودات کو منظر عام پر لاکر عوام الناس کی صحیح راہنمائی کی جائے۔

چنانچہ عصرِ حاضر کے قابلِ اعتماد محقق و مؤرخ' مخدومِ ملت' حضرت علامہ مولانا محمد جلال الدین قادری مدظلہ العالی نے امام موصوف کے سائنسی نظریات پر ایک بصیرت افروز مقالہ تحریر فرمایا۔ جسے ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (پاکستان)

نے اپنے مجلّہ ''معارف رضا'' (۱۴۱۷ھ / ۱۹۹۶ء) میں شائع کیا۔

نیز آپ نے محدث بریلوی کے اسم گرامی ''رضا'' کی عالمانہ و محققانہ
تحقیق فرمائی۔ جو ماہنامہ ''جہان رضا'' لاہور (۱۴۱۳ھ / ۱۹۹۳ء) کے صفحات
کی زینت بنی۔

علامہ موصوف کے تحقیقی و وجدانی قلم سے نکلی ہوئی دیگر علمی
تصانیف کے علاوہ اسی سلسلے کی ایک عظیم مختصر تصنیف ''امام احمد رضا کا نظریہ
تعلیم'' کی عالمگیر مقبولیت اور پذیرائی کے بعد ان دونوں مضامین کو یکجا جمع کر کے
آپ کی خدمت میں پیش کیا جارہا ہے۔

امید ہے کہ آپ مصنف مدظلہ اور ناشر و معاونین کو فلاح دارین کی د
سے فراموش نہیں فرمائیں گے۔

احقر محمد سعید احمد نقشبندی عفی عنہ
کھاریاں

امام احمد رضا
کا نظریہء سائنس

برعظیم پاک و ہند پر مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ دورِ اقتدار کے افسوس ناک خاتمہ' جہادِ آزادی میں مسلمانوں کی شکست اور غاصب و ظالم انگریزی تسلط و تغلب ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵۷ء میں مکمل ہونے کے بعد اسلامیانِ ہند کی معاشی اور معاشرتی بدحالی محتاجِ بیان نہیں (۱)۔ جہادِ آزادی میں اگرچہ تمام اقوامِ ہند شامل و شریک تھیں' مگر عیار ہنود نے اس کی تمام تر ذمہ داری مسلمانوں پر ڈال دی اور خود انگریزوں کی نگاہوں میں وفادار بن گئے۔ اقتدار کے اندھے نشے میں انگریزوں نے مسلمانانِ ہند کو موردِ الزام ٹھہرایا۔ اس لئے یہی ان کے مزید ظلم و جفا کا نشانہ بنے۔ انہیں احساس ہوا کہ جب تک مسلمان اپنے مذہبی معتقدات پر کاربند رہیں گے ان کی تسخیر نہ ہو سکے گی۔ اس خطرناک منصوبے پر عمل کے لئے انہوں نے اسلامی معتقدات کو

۱۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو :

(ا) الثورۃ الہندیہ (عربی) مصنفہ شہید آزادی مولانا فضل حق خیرآبادی' ناشر مکتبہ مہریہ' چشتیاں ضلع بہاول نگر

(ب) باغی ہندوستان اردو ترجمہ الثورۃ الہندیہ

مترجم : عبدالشاہد خاں شیروانی ناشر مکتبہ قادریہ' لاہور۔

نشانہ اعتراض بنایا۔ عیسائی مشنریوں کی تبلیغ اور سکولوں، کالجوں کی تعلیم و تربیت نے مسلمانوں کو اپنے مذہبی معتقدات سے دور کرنے کی بھرپور کوشش شروع کر دی۔ لارڈ میکالے نے جو نصابِ تعلیم تجویز کیا اس کے اغراض و مقاصد یہی تھے۔ اس کی تعلیمی پالیسی کے یہ جملے اس امر کے اظہار کے لئے کافی ہیں:

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے جو ہم میں اور ہماری کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے، زبان اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو"(۲)

لارڈ میکالے کی پالیسی پر عمل درآمد کے لئے دینی و مذہبی تعلیمی اداروں کو بند کر دیا گیا۔ ان مدارس و مکاتب کے اوقاف کو ضبط کر لیا گیا۔(۳)

بد قسمتی سے انگریزی پالیسی سے نام نہاد مسلمان متاثر ہوئے اور ایک طبقہ انگریزی تسلط اور تغلب کو "رحمت" تصور

۲۔ باغی ہندوستان۔
مترجم محمد عبدالشاہد شروانی، ناشر مکتبہ قادریہ، لاہور (۱۹۷۴ء) ص ۱۶۱
۳۔ ایضاً۔ ص ۳۵۵

کرنے لگا جس کا اظہار انہوں نے جا بجا بر ملا کیا۔ (۴)

نوبت بایں جا رسید کہ انگریزی آقاؤں کی اطاعت کو ''فرض''
کا درجہ دیا گیا اور قرآن و حدیث کے م میں تحریف کر کے اپنے
نئے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کی گئی۔ بشیر الدین احمد پسر ڈپٹی
نذیر احمد کے الفاظ میں ''نیا فرض'' سنئے

''بقاو قیامِ سلطنتِ موجودہ کے لئے جس میں سر اسر ہمارا ہی
فائدہ ہے وفادارانہ کوشش کرنا ہر امن پسند رعایا کا فرض عین ہے

۴۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(ا) حیات جاوید' مصنفہ الطاف حسین حالی
مطبوعہ انجمن ترقی اردو' دہلی (۱۹۳۹ء) جلد اول ص ۹۶

(ب) واقعات دارالحکومت دہلی' مصنفہ بشیر الدین احمد
مطبوعہ اردو اکادمی دہلی (تیسرا ایڈیشن ۱۹۹۵ء) اول۔ ص ۲۰۷

(ج) مقالات شبلی' ص ۱۶۸

(د) تذکرۃ الرشید' مصنفہ عاشق علی میرٹھی۔ محبوب المطابع دہلی' جلد اول۔ ص ۱۰

(ہ) حیات طیبہ' مصنفہ مرزا حیرت دہلوی' مطبوعہ دہلی' ص ۲۹۶

(و) مخزن احمدی' مصنفہ محمد علی' مطبوعہ مفید عام آگرہ۔ ص ۹۷

(ز) تریاق القلوب' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی

(ح) تبلیغ رسالت' مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ جلد ششم۔ ص ۶۵۔

(ط) ستارہ قیصرہ' مصنفہ غلام احمد قادیانی

(ی) تاج برطانیہ کی خیر خواہی' مصنفہ الٰہی بخش رحیم بخش مرزائی۔ مطبوعہ ت (۱۹۱۱ء)

اور یا یھا الذین امنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم حکم الٰہی کا بھی یہی منشا ہے۔"(۵)

لارڈ میکالے کے نصابِ تعلیم کا ہمنوا یہ طبقہ اپنے آقاؤں سے بھی دو قدم آگے نکل گیا۔ وفادار ماتحت اپنے آقا کی بات کو ہمیشہ بڑھا کر پیش کرتا ہے' جلد ہی ایک وقت آیا کہ بنام مسلمانوں کے اس طبقہ نے کھلم کھلا اسلامی معتقدات کا انکار کرنا شروع کر دیا۔ جس سے مقصود اپنے نئے آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنا تھا۔ بلکہ نصوص اسلامیہ کی تاویل ناروا کا ایسا دروازہ کھلا' جو منشاءِ اسلام کے سراسر خلاف تھا۔ اس ضمن میں علی گڑھ کالج (بعد میں یونیورسٹی) کے بانی سر سید احمد خان کا نام سرفہرست ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کی تفسیر میں تحریف سے کام لیا۔ سید احمد خان کے عقیدت مند الطاف حسین حالی نے لکھا ہے:

"اگرچہ سر سید نے اس تفسیر میں جا بجا ٹھوکریں کھائیں ہیں اور بعض بعض مقامات پر ان سے نہایت رکیک لغزشیں ہوئی ہیں بایں ہمہ اس تفسیر کو ہم ان کی مذہبی خدمات میں ایک نہایت

۵۔ ۔۔۔ واقعات دارالحکومت دہلی' حصہ اول۔ ص ۷۰۳

جلیل القدر خدمت سمجھتے ہیں"۔(۶)

ترقی کرتے ہوئے اس طبقہ نے نئے علم کلام کی بنیاد عقل اور تجربہ پر رکھی۔ تکمیل کے مراحل طے کرنے کے بعد سید احمد خان کے نزدیک مذہب کی صداقت کا معیار صرف تجربہ اور مشاہدہ رہ گیا۔ سید احمد خان کی دینی و علمی خدمات کی وضاحت کرتے ہوئے الطاف حسین حالی نے لکھا :

"اس وقت تمام علمی دنیا میں مذہب کی صداقت کا معیار یہ قرار پایا ہے کہ جو مذہب حقائق موجودات اور اصول و تمدن کے بر خلاف ہو وہ مذہب سچا نہیں ہو سکتا۔"(۷)

عقل اور پھر تجربہ و مشاہدہ کو مدارِ صحت مذہب قرار دینے کا نتیجہ یہ نکلا کہ ان حقائق دینیہ کا انکار کر دیا گیا جو وحی سے ثابت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا انکار کیا گیا۔ سکولوں' کالجوں اور یونیورسٹیوں کی تعلیم میں صرف تجربہ اور مشاہدہ ہی حقائق موجودہ کے لئے مدارِ صحت قرار دیا گیا۔ قدرتِ الٰہی کو فراموش

۶۔ ـــ حیات جاوید' مصنفہ الطاف حسین حالی
مطبوعہ انجمن ترقی اردو' دہلی (۱۹۳۹ء)۔ جلد اول' ص ۲۰۴

۷۔ ایضاً۔ جلد دوئم' ص ۲۷۷

اور پس پشت ڈال کر نئے علم کو جدید سائنس کہا گیا۔

بدقسمتی سے آزادیِ ہند اور غاصب انگریز کے چلے جانے کے پچاس برس بعد ہماری جامعات اور مدارس کی تعلیم و تربیت کی نہج آج بھی وہی ہے۔ اس میں اصلاح کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مدارس اور ہماری جامعات اچھے ڈاکٹر، اچھے انجینئر، اچھے وکلاء، اچھے سائنس دان اور اچھے اساتذہ پیدا کرنے کے کارخانے تو ہیں مگر ان سے اچھے تعلیم یافتہ مسلمان پیدا نہیں ہو رہے ہیں۔ بالعموم یہ تعلیم یافتہ حضرات یقین کی دولت سے محروم رہتے ہیں۔ تشکیک ان کا مقدر رہتی ہے۔ ان حضرات میں جو اچھے مسلمان نظر آتے ہیں اس کا سبب گھر کا دینی ماحول اور جامعات سے ہٹ کر دینی تربیت کا میسر آجانا ہے۔ اس حقیقت سے کسے انکار ہو سکتا ہے کہ یقین و ایمان کی دولت تو دینی تعلیم و تربیت سے ہی نصیب ہوتی ہے۔

جدید تعلیم یافتہ حضرات میں ذہنی تشکیک کی مثال ملاحظہ ہو۔ ارشاد ربانی ہے:

"والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم"(۸)

"اور زمین میں لنگر ڈالے کہ تمہیں لے کر نہ کانپے۔"

نیز ارشاد ربانی ہے:

"والجبال اوتادا"(۹)

"اور (ہم نے) پہاڑوں کو میخیں (بنادیا)"

ان آیاتِ قرآنیہ میں بتایا گیا کہ جب زمین کو پیدا کیا گیا تو اس کو ہلنے سے روکنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس پر پہاڑ پیدا کئے۔ یہ پہاڑ زمین کے لئے بمنزلہ لنگر اور میخ کے ہیں تاکہ زمین کو قرار رہے۔ اس کے برعکس ملک کی ممتاز یونیورسٹی' پنجاب یونیورسٹی کے اربابِ تحقیق کا حاصل یہ ہے کہ پہاڑوں کو لنگر اور میخیں بنائے جانے کا تصور "بعض لوگوں کا تصور" ہے۔ قرآنی حقیقت نہیں۔ تحقیق ملاحظہ ہو:

"ایک اور بیان جو اس سے قدرے مختلف ہے' یہ ہے کہ

۸۔۔۔ سورۃ النحل: ۱۵' سورۃ لقمان: ۱۰

۹۔ ۔۔۔ سورۃ النباء: ۷

صرف وہ چٹان (الصخرۃ) جس پر اصلی کوہِ قاف قائم ہے' ایک قسم کے زمرد کی ہے' اس چٹان کو الوتد (میخ) بھی کہا گیا ہے' کیونکہ اسے اللہ تعالیٰ نے زمین کے سہارے کے لئے بنایا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ زمین اپنی قوت سے اپنے سہارے پر قائم نہیں رہ سکتی تھی اور اسی لئے اسے اس قسم کے سہارے کی ضرورت ہوئی' اگر کوہِ قاف نہ ہوتا تو جیسا کہ نطبری کے فارسی ترجمے میں ہے' زمین برابر کانپتی رہتی اور کوئی جاندار اس پر زندہ نہ رہ سکتا''(۱۰)

''ارباب تحقیق'' کے مطابق زمین کے سہارے کے لئے قاف' وتد (میخ) کا تصور بعض لوگوں کا ہے قرآنی حقیقت نہیں۔ اس قرآنی حقیقت کے بارے میں مزید تشکیک پیدا کرنے کے لئے ''الطبری کے فارسی ترجمہ'' کا حوالہ دیا گیا۔ قرآن مجید کی آیات کو غیر ضروری اور غیر متعلق سمجھا گیا۔

مولوی محمد فیروز الدین نے زائے منشی گلاب سنگھ اور

۱۰۔ --- دائرہ معارف اسلامیہ (اردو)
شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی' جلد ۱۱۔ ص ۴۸'۴۹

مولوی علی محمد کی امداد سے لغاتِ فیروزی کو تالیف کیا اور اسے سر چارلس امفر سٹن ایچیسن صاحب بہادر لیفٹنٹ گورنر پنجاب کی یادگار ٹھہرایا۔ بدقسمتی سے لغت کی اس کتاب میں بھی مغربی تعلیم کے اثرات موجود ہیں۔ کوہِ قاف کا معنی یوں بیان کیا گیا ہے۔

ایک مشہور پہاڑ کا حصہ ایشیائی جو روس کے شمال کی طرف واقع ہے اگلے لوگوں کا یہ خیال تھا کہ یہ پہاڑ دنیا کے چاروں طرف محیط ہے اور عالم کے اردگرد اس کو گھیرے ہوئے ہے۔ چنانچہ شعراء قاف تا قاف سے سارا عالم مراد لیتے تھے۔ لیکن اس کا باعث صرف علم جغرافیہ سے ناواقفیت تھی۔ فارسی شعراء نے کوہِ قاف کو دور تک پھیلا ہوا دیکھ کر اور اس کی آخری حد نہ پا کر ایسا خیال کیا ہوگا کہ شاید یہ ساری دنیا کو گھیرے ہوئے ہے۔ لیکن اب یہ خیال غلط نکلا۔"(۱۱)

کوہِ قاف کے محیطِ عالم ہونے کی حقیقت (جس کا بیان آئندہ سطور میں آرہا ہے) غلط قرار دیا۔ لیکن اس کے ہونے کی دلیل کا بیان

۱۱۔ ــــ لغات فیروزی (اردو) مصنفہ مولوی محمد فیروزالدین مطبوعہ مفید عام پریس لاہور (۱۹۱۲ء) ص ۳۵۵

ضروری نہ سمجھا گیا۔ شاید سمجھ لیا گیا کہ دورِ انگریزی میں ہمارا فرمان ہی سند ہے۔

ہمارے ادبی سرمایہ کا یہ حال ہوا۔ مذہبی سرمایہ تو اس سے زیادہ بد حال ہوا۔ تاریخ کے اوراق الٹتے جایئے اور پڑھتے جایئے۔ صدی ڈیڑھ صدی قبل کے بر عظیم کے مجموعی حالات کو دیکھئے تو آپ کو محسوس ہو گا کہ ملت اسلامیہ کے بنیادی معتقدات اور اجتماعی مفادات کے خلاف سازشوں کے جال بچھائے گئے۔ ہر طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا ہے روشنی نام کی کوئی شے نظر نہیں آتی۔ اگر کسی کو روشنی کا نام دیا گیا تو وہ بھی سراب ہے؟ تعلیمی ادارے مغربی عقل و دانش اور انگریزی تہذیب کی ترویج میں مصروف ہیں۔ الا ماشاء اللہ۔

ان حالات میں ' ان اندھیروں میں ' اس جبر و استبداد میں ' ان خوشامدیوں میں اور ان نام نہاد مسلمان دانشوروں کی اسلامی معتقدات کو مسخ کرنے کی منحوس کارستانیوں کے جھرمٹ میں امام احمد رضا قدس سرہ النوری مجددانہ عظمت ' حکیمانہ فراست ' محدثانہ شوکت ' ناقدانہ بصیرت ' فقیہانہ جلالت ' مدبرانہ سطوت اور بے خوف امامت کے ساتھ میدانِ عمل میں تشریف لائے۔

ایقان و عرفان کے تحفظ، عشقِ رسالت مآب کی ترویج و اشاعت اور معتقداتِ اسلامیہ پر دشمنوں کی یلغار کے دفاع کے لئے ایسی کمر ہمت باندھی کہ عرب و عجم میں اس کے اثرات محسوس ہوئے۔ اطرافِ عالم میں اسی کی مصلحانہ گرجدار آواز پر لوگوں نے کان دھرے۔ عشقِ رسولِ اکرم ﷺ کی تحریک کو اساسِ ایمان اور جانِ ایمان قرار دینے کی مساعی جمیلہ نے ہر دل میں گھر کر لیا۔ مسلمانوں کے قلب و نظر سے خدا اور مصطفیٰ (جل و علا و ﷺ) کی عظمت کو کم کرنے کی (نعوذ باللہ) ہر نام نہاد اصلاحی، تعلیمی اور تنظیمی تحریک، تحریر اور تقریر کو اپنی نوکِ کلک سے تہ تیغ کیا۔ عظمتِ رفتہ اور شوکتِ اسلام کے پرچم ہر سمت بلند فرما دیئے۔ آپ نے بتایا کہ جس طرح عبادات میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر ایمان جانِ عبادت ہے اسی طرح تجربات، مشاہدات اور موجودات میں اس کی قدرت پر ایمان فرض ہے۔ فلکیات، ارضیات اور طبعیات کے اصول و قوانین، لیل و نہار کی معمول کی گردش، موجودات اور حقائق کا وجود سب اسی کے اشارہ قدرت کے محتاج ہیں۔ غرض کہ ہر عیاں و نہاں میں وہی جلوہ گر ہے۔ اس کی قدرت اور منشا کے بغیر کوئی حرکت و سکون ممکن نہیں۔ سائنس کے تجربات و

مشاہدات ہوں یا نظری علوم کے اصول' اس کی قدرت و منشا کے بغیر عدم محض ہیں۔ آج وقت کی رفتار اور تاریخ کے اوراق نے آپ کی مساعی کی حقانیت پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ ۱۲۷۲ھ/ ۱۸۵۶ء میں بریلی (انڈیا) کے ایک علمی و روحانی خاندان میں پیدا ہوئے (۱۲)۔ والد ماجد کا نام مولانا نقی علی اور دادا کا نام رضا علی تھا (۱۳)۔ یہ حضرات علم و عرفاں کی اعلیٰ منزلوں پر فائز تھے۔ ان کے معاصرین میں ان کی شہرت تھی۔ یہ حضرات مرجعِ علماء و صلحاء تھے۔ بہت سے خوش نصیب حضرات ان کے دامن گرفتہ تھے۔

امام احمد رضا قدس سرہ کے دور میں قدیم دینی علوم اور جدید سائنسی علوم کے ذریعے اسلامی معتقدات کو نشانہ بنایا گیا تھا اس لئے فیاض فطرت نے آپ کو قدیم دینی علوم اور جدید سائنسی علوم میں نہ صرف مہارت تامہ عطا کی تھی بلکہ ان علوم و فنون میں ناقدانہ اور مجتہدانہ بصیرت و قوت عطا فرمائی تھی۔ تاکہ مجددانہ شوکت سے ان غیر اسلامی عقائد و اعمال اور نظریات کی

۱۲۔ ـــ حیات اعلیٰ حضرت۔ مصنفہ مولانا ظفر الدین بہاری' مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی' جلد اول۔ ص ۱

۱۳۔ ـــ ایضاً۔ ص ۲' ۳

اصلاح کر سکیں۔ آپ کو بے شمار علوم عطا ہوئے۔ جدید تحقیق کے مطابق ان کی تعداد ایک سو سے زائد ہے (۱۴)۔ ان میں تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، معانی، بیان، بدیع، سلوک، تصوف، طب، ریاضی، طبعیات، فلکیات، ارضیات، ہیئت، منطق، فلسفہ، جبر و مقابلہ، لوگارثم، توقیت، مرایا و مناظر، جفر، جغرافیہ، ارثماطیقی، زیجات اور دیگر علوم شامل ہیں۔ ان علوم میں سے بعض علوم آپ نے اساتذہ سے حاصل کیے اور بعض علوم آپ کے ایجاد کردہ ہیں۔ (۱۵)

درج ذیل سطور میں امام احمد رضا قدس سرہ کی ان مجددانہ خدمات کی ایک جھلک دکھانا مقصود ہے جو سائنس بالخصوص طبیعات، فلکیات اور ارضیات سے متعلق ہیں۔ آپ کے جملہ تجدیدی کارناموں کو بیان کرنے کے لئے مجلدات درکار ہیں۔

۱۴۔۔۔ قرآن، سائنس اور امام احمد رضا۔ مصنفہ ڈاکٹر لیاقت علی ڈپٹی کمشنر چکوال مطبوعہ چکوال۔ ص ۱۰، ۱۱

۱۵۔ (ا) الاجازات المتینۃ لعلماء مکۃ والمدینۃ۔ مولفہ مولانا حامد رضا بریلوی۔

(ب) حیات اعلیٰ حضرت، مصنفہ مولانا ظفر الدین۔

(ج) حیات امام اہل سنت، مصنفہ مولانا ڈاکٹر محمد مسعود احمد مطبوعہ مرکزی مجلس رضا، لاہور۔ ص ۳، ۴

علوم عقلیہ میں نظریات بالعموم بدلتے رہتے ہیں۔ سائنس خود ترقی پذیر ہے۔ مشاہدات اور تجربات کی روشنی میں حاصل ہونے والے اصول ایک ہی نہج پر نہیں رہتے۔ ترقی پذیر شے مکمل نہیں ہوتی بلکہ منزل کی تلاش میں رواں دواں رہتی ہے۔ عقل، تجربہ اور مشاہدہ معیارِ صداقت بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ بلکہ جن قوموں نے موجودات اور مشاہدہ کو معیارِ صداقت بنایا وہ دین سے بیگانہ ہو گئے۔ الطاف حسین حالی کی زبانی سنئے :

"اس معیار نے جو نتائج مذاہب کے حق میں پیدا کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ تمام قومیں جو علم اور تمدنی ترقی کی طرف متوجہ ہوتی ہیں وہ سب رفتہ رفتہ مذہب سے دست بردار ہو جاتی ہیں۔" (۱۶)

اس کے برعکس قرآنی حقائق، حدیث کے ارشادات اور دینی اصول غیر متبدل اور مکمل ہیں۔ معیارِ حق و صداقت ہیں۔ اس لئے حق یہ ہے کہ علوم فطری، طبعیات، ارضیات اور فلکیات وغیرہ کے تصورات کو غیر متبدل دینی حقانیت پر پیش کیا جائے۔

۱۶۔ ۔۔۔ حیات جاوید، مصنفہ الطاف حسین
مطبوعہ انجمن ترقی اردو، دہلی۔ (۱۹۳۹ء)۔ جلد دوئم، ص ۲۲۸

اگر قرآنی نصوص' حدیث کے ارشادات اور دینی حقائق اس کی تصدیق کر دیں تو فبہا' ورنہ ان کو اسلامی حقائق کے مطابق ڈھال لیں۔(۱۷)

امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنی تصانیف اور فتاویٰ میں یہی معیار بنایا' اسی پر عمل کو راہِ ہدایت اور معیارِ صداقت ٹھہرایا۔ اس کے ماسوا کو ہلاکت اور ضلالت سے تعبیر کیا۔

وہ فرماتے ہیں کہ سائنس کو اسلام کے معیار پر پرکھو۔ ان کی متعدد جلیل القدر تصانیف:

۱۔ معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)

۲۔ فوز مبین در ردِ حرکتِ زمین (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)

۳۔ نزول آیات فرقان بسکونِ زمین و آسمان (۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء)

اور فتاویٰ رضویہ میں اس حقیقت کا بیان دیکھا جا سکتا ہے۔

طبیعات' ارضیات' فلکیات اور دیگر سائنسی علوم میں عام تصور یہ ہے کہ ان علوم کے اصول و قواعد فطری ہیں یعنی

۱۷۔ ---- مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم' مولفہ محمد جلال الدین قادری۔ مطبوعہ مرکزی مجلس رضا' لاہور (۱۴۰۵ھ/۱۹۸۴ء)۔ ص ۷۱ تا ۷۷

موجودات از خود موجود ہیں۔ کسی ایجاد کرنے والے کے محتاج نہیں۔ بظاہر یہ اصول سادہ اور بے ضرر ہے مگر اس کو قبول کر لینے سے خالق موجودات و حقائق پر ایمان حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان اصولوں' حقائق اور موجودات کے خالق کی قدرت پر ایمان کو مضبوط کیا جائے۔ خالق باری تعالیٰ کی قدرت پر ایمان و ایقان کی صورت میں پریشان نظری' بے دینی اور الحاد کا رستہ مسدود ہو جاتا ہے۔ تعلیم یافتہ طبقہ کی موجودہ بے راہ روی دور ہو گی اور انشاء اللہ العزیز ایک حسین اسلامی انقلاب رونما ہو گا۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے فتاویٰ رضویہ اور تصانیف میں جہاں سائنسی علوم کی غلطیوں کی نشان دہی فرمائی وہیں ذہنوں کو خالق باری عزاسمہ کی قدرت کے قریب کیا۔ عقلیات پر احادیث طیبہ میں بیان حقائق کو فوقیت دی۔ عقلی و نظری تصورات اگرچہ تجربہ و مشاہدہ سے کتنے ہی موئید ہوں احادیث طیبہ اور اسلامی معتقدات پر کسی طرح فائق نہیں۔ آپ نے پیکرِ حسن و جمال' مصدرِ کرم و کمال' منبع جود و نوال' سر جملہ اسرار' علت ہر علت' سبب ہر سبب' مظہرِ قدرت' جانِ عالم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب ملت کا رخ موڑ دیا۔ مولانا محمد علی جوہر نے کیا

خوب تجزیہ کیا:

''اقبال نے مسلمانوں کے ذہن و فکر کو قرآن پاک کی طرف موڑ دیا اور مولانا احمد رضا خاں نے مسلمانوں کے قلوب کو صاحبِ قرآن کی طرف موڑ دیا۔''(۱۸)

زمین و زماں تمہارے لئے
مکین و مکاں تمہارے لئے
چنیں و چناں تمہارے لئے
بنے دو جہاں تمہارے لئے (۱۹)

برعظیم پر انگریزی تسلط کے دورِ مغلوبیت میں امام احمد رضا قدس سرہ کی آواز اسلامی غلبہ و تفوق کی علامت ہے۔ انگریز سائنس دانوں کے نظریات کو ناقابل تردید دلائل سے رد کیا اور اس کا برملا اظہار کیا۔(۲۰/۲۱)

۱۸۔ --- اعلیٰ حضرت 'ایک جامع شخصیت' از میاں محبوب احمد چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ (مجلہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۹۲ء ص ۳۳)

۱۹۔ --- حدائق بخشش

۲۰۔ --- ''معین مبین بہر دور شمس و سکون زمین''

۲۱۔ --- ''فوز مبین در رد حرکت زمین'' میں امریکی مہندس پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کا رد بلیغ ہے

زلزلہ کے بارے میں ایک عام مقبول نظریہ یہ ہے کہ سطح زمین کے اندر گرم مواد موجود ہے جب کبھی یہ آتشی مواد زمین کے کسی نرم حصہ کو پھاڑ کر باہر نکلتا ہے تو زمین کی اس جنبش کو زلزلہ کہتے ہیں۔

علم ارضیات کے اس مقبولِ عام نظریہ سے دو خرابیاں واضح ہیں۔

۱۔ آتشیں مواد کے خارج ہونے سے زمین کی جنبش کو اگر زلزہ کا سبب مان لیں تو کیا وجہ ہے کہ ایک براعظم کی پوری زمین پر زلزلہ کیوں نہیں آتا جبکہ سطح زمین باہم متصل ہے۔ زمین کے ایک حصہ پر زلزلہ کا ہونا اور دوسرے پر نہ ہونا کیوں کر ممکن ہے حالانکہ ایسا واقع ہے۔

۲۔ زمین کی جنبش اگر از خود ہو تو الحاد و دہریت کا دروازہ کھل جائے گا۔ زلزلہ اگرچہ کتنا ہی شدید کیوں نہ ہو خالقِ ارض و سما کی طرف توجہ اور میلان نہیں ہوتا۔ زلزلہ کے مقبول عام نظریہ کا یہ عظیم نقصان ہے۔

سردار مجیب الرحمان عطیہ دار علاقہ مجیب نگر' ڈاک خانہ موںڈا' ضلع کھیری (انڈیا) نے ۲۶ صفر المظفر ۱۳۲۷ھ / مارچ ۱۹۰۹ء کو امام احمد رضا قدس سرہ سے زلزلہ کے سبب کے بارہ میں سوال کیا۔ استفتاء میں موصوف نے ایک روایت کا حوالہ بھی دیا جو

بعض کتابوں میں بیان کی گئی ہے کہ زمین ایک شاخ گاؤ پر ہے کہ وہ ایک مچھلی پر کھڑی رہتی ہے جب اِس کا ایک سینگ تھک جاتا ہے تو دوسرے سینگ پر بدل کر رکھ لیتی ہے اس سے جو جنبش و حرکت زمین کو ہوتی ہے اس کو زلزلہ کہتے ہیں۔ اس روایت کے بعد وہی اعتراض پیش کرتے ہیں کہ زمین کے بعض حصہ کو جنبش ہوتی ہے اور بعض حصے سکون میں رہتے ہیں۔ (۲۲)

امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں:

"خاص خاص مواضع میں زلزلہ آنا اور دوسری جگہ نہ ہونا اور جہاں ہونا وہاں بھی شدت و خفت میں مختلف ہونا' اس کا سبب وہ نہیں جو عوام بتاتے ہیں۔ سبب حقیقی تو وہی ارادۃ اللہ ہے اور عالم اسباب میں باعث اصل بندوں کے معاصی:

ما اصابکم من مصیبۃ بما کسبت

ایدیکم و یعفو عن کثیر (۲۳)

تمہیں جو مصیبت پہنچتی ہے' تمہارے ہاتھوں کی کمائیوں کا

۲۲۔ ---العطایاالنبویہ فی الفتاوی الرضویہ۔ جلد ۱۲ ص ۱۸۹

۲۳۔ --- سورۃ الشوریٰ: ۳۱

بدلہ ہے اور بہت کچھ معاف فرما دیتا ہے۔

اور وجہ وقوع (زلزلہ) کوہِ قاف کے ریشہ کی حرکت ہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے تمام زمین کو محیط ایک پہاڑ پیدا کیا ہے جس کا نام قاف ہے (۲۴)۔ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں اس کے ریشے زمین میں نہ پھیلے ہوں۔۔۔ جس جگہ زلزلہ کے لئے ارادہ الٰہی ہوتا ہے والعیاذ باللہ ثم برحمة رسوله جل و علاو ﷺ (۲۵)

قاف کو حکم ہوتا ہے کہ وہ اپنے وہاں کے ریشے کو جنبش دیتا ہے۔ صرف وہیں زلزلہ آئے گا جہاں کے ریشے کو حرکت دی گئی۔ پھر جہاں خفیف کا حکم ہوگا اس کے محاذی ریشہ کو آہستہ ہلاتا ہے اور جہاں شدید کا امر ہے وہاں بقوت۔ یہاں تک کہ بعض جگہ صرف ایک دھکا سا لگ کر ختم ہو جاتا ہے اور اسی وقت دوسرے

۲۴۔ ۔۔۔ اسی کوہ قاف کو لغات فیروزی میں شاعرانہ تصور سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

۲۵۔ ۔۔۔ زلزلہ کی آفات سے بچاؤ کے لئے اس کی رحمت اور اس کے رسول کی رحمت کی پناہ مانگتا ہوں۔

قریب مقام کے درو دیوار جھونکے لیتے اور تیسری جگہ زمین پھٹ کر پانی نکل آتا ہے یا عنف حرکت سے مادہ کبریتی مشتعل ہو کر شعلے نکلتے ہیں' چیخوں کی آواز پیدا ہوتی ہے'' والعیاذ باللہ تعالی۔۔۔۔(۲۶)

گویا زلزلہ کے تین سبب ہیں۔

۱۔ حقیقی سبب ارادہ الٰہی ہے۔ جہاں ارادہ الٰہی ہو گا زمین کے اسی حصہ پر زلزلہ آئے گا۔

۲۔ بندوں کے اعمال' جن کی بنا پر زمین کو حرکت دی گئی اور بندوں کو اپنے کیے کی جزا ملتی ہے۔

۳۔ کوہِ قاف کے ریشوں کی حرکت۔ اللہ تعالیٰ زمین کے جس حصہ پر زلزلہ کا ارادہ فرماتا ہے اسی حصہ کے ریشے کو جنبش دیتا ہے۔

امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے نظریہ کی تائید میں دو دلیلیں نقل فرمائی ہیں۔ ایک حدیث شریف' دوسرا مثنوی مولانا روم کے اشعار حدیث کی روایت یوں کرتے ہیں :

''امام ابو بکر ابن ابی الدنیا کتاب العقوبات اور ابو الشیخ

۲۶۔ ۔۔۔ فتاوی رضویہ' مطبوعہ بمبئی۔ جلد ۱۲ ص ۱۹۱

کتاب العظمۃ میں حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے راوی :

قال خلق اللہ جبلا یقال لہ ق محیط بالعالم و عروقہ الی الصخرۃ التی علیھا الارض فاذا اراد اللہ ان یزلزل قریتہ امر ذلك الجبل فحرك العرق الذی یلی تلك القریۃ فیزلزلھا و یحرکھا فمن ثم تحرك القریۃ دون القریۃ (۲۷)

اللہ عزوجل نے ایک پہاڑ پیدا کیا جس کا نام قاف ہے وہ تمام زمین کو محیط ہے اور اس کے ریشے اس چٹان تک پھیلے ہیں جس پر زمین ہے۔ جب اللہ عزوجل کسی جگہ زلزلہ لانا چاہتا ہے اس پہاڑ کو حکم دیتا ہے وہ اپنے اس جگہ کے متصل ریشے کو لرزش و جنبش دیتا

۲۷۔ ۔۔۔ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور۔ علامہ جلال الدین سیوطی مطبوعہ مصر۔ جلد ۶۔ ص ۱۰۲
اسی کے ہم معنی روایات تفسیر خازن، جلد ۴، ص ۱۷۴ تفسیر صاوی۔ جلد ۴، ص ۱۱۵، ابن کثیر، جلد ۴، تفسیر رازی جلد ۲۸، ص ۱۵۴
میں ہیں۔ ابن کثیر کا ان روایات کو اسرائیلیات کہہ کر رد کر دینا باعث تعجب ہے۔
(فقیر قادری عفی عنہ)

ہے۔ یہی باعث کہ زلزلہ ایک بستی میں آتا ہے دوسری میں نہیں۔"(۲۸)

مثنوی مولانا روم کے سترہ اشعار نقل فرمائے جن میں اسی حدیث کا مفہوم بیان ہوا ہے ان میں سے چند اشعار یوں ہیں :

من بھر شہرے رگے دارم نہاں
بر عروقم بستہ اطراف جہاں
حق چو خواہد زلزلہ شہرے مرا
امر فرماید کہ جنباں عرق را
پس بجنبانم من آں رگ را البقہر
کہ بداں رگ متصل بودست شہر
چوں بگوید بس، شود ساکن رگم
ساکنم وز روئے فعل اندر تگم

امام احمد رضا قدس نے فتوٰی کے ابتداء میں اس کا جواب دیا۔ زلزلہ کے وقت زمین کے ایک حصہ کو حرکت ہوتی ہے۔ جبکہ

۲۸۔ ـــ العطایا النبویہ فی الفتاوٰی الرضویہ۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی۔ جلد ۱۲۔ ص ۱۹۱

دوسرا حصہ ساکن رہتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ :

”ہمارے نزدیک ترکیب اجسام جواہر فردہ سے ہے اور ان کا اتصال محال ۔۔۔۔ اور جب زمین اجزائے متفرقہ کا نام ہے تو اس حرکت کا اثر بعض اجزاء کو پہنچنا بعض کو نہ پہنچنا مستبعد نہیں کہ اہل سنت کے نزدیک ہر چیز کا سببِ اصلی محض ارادۃ اللہ عزوجل ہے۔ جتنے اجزا کے لئے ارادۂ تحریک ہوا انہیں پر اثر واقع ہوتا ہے وبس۔ (۲۹)

سوال میں جس روایت کا حوالہ دیا گیا کہ بیل کے سینگ کے بدلنے سے زلزلہ آتا ہے اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ قریب قریب ابتدائے آفرینش کے وقت ہوا جب تک پہاڑ پیدا نہ ہوئے تھے۔ لکھتے ہیں :

عبدالرزاق و فریابی و سعید بن منصور اپنی اپنی سنن میں اور عبد بن حمید ر ابن جریر و ابن المنذر و ابن مردویہ و ابن ابی حاتم اپنی تفاسیر اور ابوالشیخ کتاب العظمۃ حاکم بافادہ تصحیح

۲۹۔ العطایا النبویہ فی الفتاویٰ الرضویہ۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی، بمبئی۔ جلد ۱۲ ص ۱۸۹، ۱۹۰

صحیح مستدرک اور بیہقی کتاب الاسماء اور خطیب تاریخ بغداد اور ضیائے مقدسی صحیح مختار میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی:

قال ان اول شئی خلق اللہ القلم
و کان عرشہ علی الماء فار تفع
بخار الماء فتفتت منہ السموات ثم
خلق النون فبسطت الارض علیہ و ا
لارض علی ظھر النون فاضطرب
النون فمادت الارض فاثبتت
بالجبال۔(۳۰)

اللہ عزوجل نے ان مخلوقات میں سے پہلے قلم پیدا کیا اور اس سے قیامت تک کے تمام مقادیر لکھوائے اور عرش الٰہی پانی پر تھا۔ پانی کے بخارات اٹھے۔ ان سے آسمان جدا جدا بنائے گئے پھر مولیٰ عزوجل نے مچھلی پیدا کی۔ اس پر زمین بچھائی۔ زمین پشت ماہی پر ہے۔ مچھلی تڑپی۔ زمین جھونکے لینے لگی۔ اس پر پہاڑ جما کر بوجھل

۳۰۔ الدر المنثور فی التفسیر بالماثور مطبوعہ مصر۔ جلد ۶۔ ص ۲۴۹،۲۵۰

کردی گئی۔ کما قال تعالی و الجبال اوتادا و قال تعالی والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم۔(۳۱)

پرفیسر مولوی حاکم علی نقشبندی سابق پرنسپل اسلامیہ کالج لاہور کے استفتاء کے جواب میں امام احمد رضا قدس سرہ نے جو کچھ لکھا اس کے مطالعہ سے آپ کے نظریات کھل کر سامنے آتے ہیں۔ چند جملے آپ بھی پڑھیں:

"قرآن عظیم کے وہی معنی لیتے ہیں جو صحابہ و تابعین و مفسرین و معتمدین نے لئے۔ ان سب کے خلاف وہ معنی لینا جس کا پتہ نصرانی سائنس میں ملے مسلمانوں کو کیسے حلال ہو سکتا ہے۔"(۳۲)

"بفضلہ تعالیٰ آپ جیسے دیندار و سنی مسلمان کو تو اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ارشادِ قرآنِ عظیم و نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم و مسئلہ اسلامی و اجماعِ امت گرامی کے خلاف کیونکر

۳۱۔ ۔۔۔ فتاویٰ الرضویہ۔ جلد ۱۲۔ ص ۱۹۰

۳۲۔ ۔۔۔ رسالہ نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان' مشمولہ فتاویٰ رضویہ جلد ۱۲۔ ص ۲۷۶'۔ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی۔

کوئی دلیل قائم ہو سکتی ہے۔ اگر بالفرض اس وقت ہماری سمجھ میں اس کا رد نہ آئے جب بھی یقیناً وہ مردود اور قرآن و حدیث و اجماع سچے۔ یہ ہے بحمداللہ شانِ اسلام۔ (۳۳)

محبّ فقیر! سائنس یوں مسلمان نہ ہوگی کہ اسلامی مسائل کو آیات و نصوص میں تاویلات دور از کار کر کے سائنس کے مطابق کر لیا جائے۔ یوں تو معاذاللہ اسلام نے سائنس قبول کی نہ کہ سائنس نے اسلام۔ وہ مسلمان ہوگی تو یوں کہ جتنے اسلامی مسائل سے اسے خلاف ہے۔ سب میں مسئلہ اسلامی کو روشن کیا جائے۔ دلائل سے سائنس کو مردود و پامال کر دیا جائے۔ جا بجا سائنسی اقوال سے اسلامی مسئلہ کا اثبات ہو، سائنس ہی کا ابطال و اسکات ہو۔ یوں قابو میں آئے گی آپ ہی جیسے فہیم سائنس دان کو باذنہٖ تعالیٰ دشوار نہیں۔" (۳۴)

۳۳۔ ـــ محکومیت، مغلوبیت اور مرعوبیت کے دور میں اسلامی معتقدات پر ایسا ایمان بالجزم بڑے نصیب کی بات ہے۔ (فقیر قادری عفی عنہ)

۳۴۔ ـــ رسالہ نزول آیات فرقان بسکون زمین و آسمان "مشمولہ فتاویٰ الرضویہ مطبوعہ رضا اکیڈمی، بمبئی۔ جلد ۱۲۔ ص ۲۸۸

ارشاد احمد (فون نمبر 426260) اردو/انگلش کمپوزنگ سینٹر (مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۹۸)

خوشخبری

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر محققانہ تصنیف

"بذل القوۃ فی سنی النبوۃ"

کا

کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی زبان سے

استاذ العلماء مولانا مفتی **محمد علیم الدین نقشبندی** عم فیوضہ

کے تحقیقی قلم سے بہترین اردو ترجمہ، عنقریب زیور طباعت سے

آراستہ ہوکر منظر عام پر آرہا ہے

برائے رابطہ

حافظ **محمد سعید احمد** نقشبندی

محلہ لطیف شاہ غازی کمہاریاں ضلع گجرات

رضا ۔ یا ۔ رِضا؟
ایک لغوی اور علمی بحث

مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری کا نام نامی واسم گرامی دنیائے علم و فضل میں ایک سند جلیل کا درجہ رکھتا ہے۔ محققین، مصنّفین، دانشور، ادباء اور شعراء جوں جوں آپ کے علمی ورثہ سے حصہ پاتے ہیں، مسرت و حیرت پاتے ہیں۔ آپ کا علمی و تحقیقی ورثہ صرف ایک فن میں نہیں اور نہ ہی ایک علاقہ آپ سے فیض پاسکتا ہے۔ بلکہ آپ کی تحقیقات علم و فضل کے ہر فن میں مجددانہ ہیں اور آپ کا وجود مسعود بر صغیر اور عرب و عجم سب کے لیے سرمایہ علم و فضل ہے۔ بر صغیر اور عرب و عجم کا ہر محقق جب بھی آپ کے علوم و فنون کی طرف توجہ کرتا ہے۔ اسے نئے نئے افق نظر آتے ہیں اور اس وقت پوری دنیا میں کوئی بڑے سے بڑا محقق یہ دعویٰ نہیں کرپاتا کہ اس نے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کے تمام علوم و فنون پر دسترس حاصل کرلی ہے۔ قدیم علمی اداروں اور دنیا کی تمام عظیم "جدید جامعات" میں امام احمد رضا قدس سرہ پر بے شمار جہات سے تحقیق ہوچکی ہے اور ہو رہی ہے۔ مگر آپ کی ذات آج بھی

محققین کے لیے ایک چیلنج ہے۔

اس وقت جوبات تحقیق طلب ہے اور فوری توجہ کی مستحق ہے۔ وہ یہ ہے کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری کا نام نامی "رضا" کے کسرہ (زیر) کے ساتھ ہے یا رضا کے فتحہ (زبر) کے ساتھ؟ چند سال قبل تک امام احمد رضا قدس سرہ النوری پر تحقیقی کام کرنے والے اشاعتی ادارے "مرکزی مجلس رضا لاہور" کی مطبوعات میں موصوف کا ذکر "رضا" کے کسرہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ سرمایہ اہل سنت حکیم الحاج محمد موسیٰ امرتسری ضیائی مدظلم الاقدس کے زیر نگرانی اس اشاعتی ادارہ نے محققین کو توجہ دلائی کہ "رضا" کے کسرہ (زیر) کے ساتھ امام موصوف کا نام نامی صحیح ہے۔ اس کی اتباع میں دیگر علمی و تحقیقاتی ادارے بھی "رضا" کو را کے کسرہ (زیر) کے ساتھ لکھتے رہے۔ چنانچہ تمام محققین محدث بریلوی کے نام کو رضا کے کسرہ کے ساتھ لکھتے اور پڑھتے رہے۔ اس سلسلہ میں ان کے سامنے چند قابل ذکر دلائل تھے۔

رِضا پر دلائل

☆ ا۔ لغت میں رضا کا کسرہ ہی درج ہے۔

اگرچہ بعض کتب لغت میں رضا کا فتحہ (زبر) بھی درج

ہے۔ مگر اس کے معنی یہاں مناسب نہیں۔

(الف) "صراح" میں امام النحو ابو الفضل محمد بن خالد جمال قریشی نے لکھا ہے۔

"رضی" بالکسر مصدر محض۔
است الاسم الرضاء بالمد رضابہ
کسرہ خوشنودی و بفتح و مد خوشنود
شدن۔

(صراح ۱، ۵۶۱)

خلاصہ عبارت یہ ہے کہ رضا کسرہ کے ساتھ اور الف مقصورہ کے ساتھ خوشنودی کے معنوں میں ہے اور یہ مصدر ہے۔

(ب) "تاج العروس" میں امام النحو و الادب علامہ محمد مرتضی زبیدی نے لکھا۔

رضا بالکسر مقصورا مصدر محض
و امابالمد فهو اسم عن الاخفش او
مصدر۔۔۔رجل رضا بالكسر و القصر من
قوم رضا فنعان۔۔۔ وصف بالمصدر
الذی بمعنی المفعول کما وصف

بالمصدر الذی فی معنی الفاعل فی عدل

و خصم --- الرضی کغنی الضامن---

وایضا المحب--- و الرضی لقب الامام

بن الحسن علی بن موسیٰ بن جعفر بن

حسن بن علی بن ابی طالب

(تاج العروس [illegible])

خلاصہ عبارت یہ ہے۔

رضا۔ را کے کسرہ اور آخر میں الف مقصورہ کے ساتھ مصد

محض ہے--- رضاء۔ را کے کسرہ اور آخر میں الف ممدودہ کے ساتھ

اسم ہے یا مصدر۔

مثال میں کہا جاتا ہے کہ **رجل رضا** (را کے کسرہ اور الف مقصور

کے ساتھ) پسندیدہ شخص، اس مثال میں مصدر رضا مفعول (مرضی) کے

معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ یعنی وہ شخص جس پر خوشنودی کا اظہار کیا گیا

ہو۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کے مصدر کو اسم فاعل کے معنوں میں استعمال

کرتے ہیں۔ جیسے **رجل عدل یا رجل خصم** (عادل شخص

جھگڑالو آدمی)۔

نیز الرضا، غنی کے وزن پر (فا کلمہ کے کسرہ کے ساتھ) ضامن کے

معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔۔۔ نیز اس کا ایک معنی محبّ بھی ہے۔

شخصیات میں امام موسیٰ کاظم رضا کا لقب بھی کسرہ را کے ساتھ ہے۔

(ج) "منجد" اور "مصباح اللغات" میں ہے۔ الرضاء۔ خوشنودی۔ رجل رضی۔ پسندیدہ مرد، چونکہ یہ مصدر (رضی) بمعنی مفعول ہے، اس لیے مفرد، تثنیہ، جمع، مذکر و مونث سب کے لیے ہے۔

(د) "غیاث اللغات" میں ہے۔

رِضا۔ بکسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن۔ در منتخب ہمہ معنی فتح نوشتہ۔ و صاحب کشاف و صراح و منزیل الاغلاط و ابن حاج معنی اول بکسر نوشتہ اند

یعنی رضا میں را کے کسرہ کے ساتھ کا معنی خوشنودی ہے اور را کے فتحہ اور آخر میں الف ممدودہ کے ساتھ (رضا) کا معنی خوش ہونا۔ "منتخب" میں دونوں معنوں کو را کے فتحہ کے ساتھ بتایا گیا ہے۔ نیز کشاف، صراح، منزیل الاغلاط و ابن حاج نے اول الذکر معنی (خوشنودی) کو کسرہ را کے ساتھ (رِضا) بیان کیا ہے۔

(ہ) "فرہنگ عامرہ" میں محمد عبداللہ خویشگی نے لکھا:

رضا۔ خوشنودی

رضا۔ خوشنود ہونا

☆ (۲) لغوی بحث کے علاوہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ نے اپنے نام نامی کو رِضا (را کے کسرہ کے ساتھ) لکھا اور پڑھا۔ اس وقت محدث بریلوی قدس سرہ کا اپنے قلم مبارک سے لکھا ہوا شجرہ عالیہ قادریہ برکاتیہ کا عکس جلی پیش نظر ہے۔ امام احمد رضا نے اسے مارہرہ مقدسہ میں اپنے شیخ طریقت کے آستانہ میں بیٹھ کر ۲۱ر محرم الحرام ۱۳۰۶ھ / ستمبر ۱۸۸۸ء کو لکھا۔

اس میں اپنا نام واضح طور پر اعراب کے ساتھ یوں لکھا۔

"احمد رِضا"

اسی شجرہ مبارکہ ملقب بتاریخی زھرالصلاۃ من شجرۃالائمۃ الھداۃ میں اپنے شیخ طریقت امام موسیٰ رِضا علیہ الرحمۃ والرضوان کا نام نامی بھی اعراب کے ساتھ لکھا۔ "رِضا"

زھرالصلاۃ کی اس قلمی تحریر کو حضور سید مصطفیٰ حیدر حسن قادری برکاتی مارہروی کے توسط سے ماہنامہ "المیزان" بمبئی نے اپنے "امام احمد رضا نمبر" میں نیز شرکت حنفیہ، لاہور نے اپنی مطبوعہ کتاب

"انوار رضا" میں درج کیا ہے۔

☆ (۳) ماہر رضویات پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی نے اپنی تصانیف اور تحقیقی مقالہ جات میں امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری کا نام را کے کسرہ کے ساتھ (رضا) لکھا۔ اسی سلسلہ میں آپ کا انگریزی زبان میں مقالہ

NEGLECTED GENIUS OF THE EAST

خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ اس میں آپ نے (رِضا) کے انگریزی حروف کے یوں ہجے لکھے ہیں۔

AHMAD RIZA KHAN گویا موصوف الذکر کے نزدیک رِضا کسرہ کے ساتھ صحیح ہے۔

☆ (۴) چند سال قبل تک مرکزی مجلس رضا، لاہور کے سالانہ اجلاس میں ملک بھر اور بیرونی دنیا کے عظیم سکالر تشریف لاتے رہے۔ ان کے علمی و تحقیقی مقالہ جات اور تقاریر، محققین کے لئے ایک عظیم راہنما اصول فراہم کرتے۔ علمی مذاکرے قائم ہوتے جن میں تحقیقی گفتگو سے مسائل طے ہوتے۔ انہی مذاکرات میں ایک مذاکرہ مولانا تقدس علی رضوی بریلوی "شیخ الجامعہ راشدیہ" پیر جو گوٹھ (سندھ) علیہ الرحمتہ اور حکیم اہل سنت الحاج حکیم محمد موسیٰ امرتسری مدظلہ

العالی کے درمیان لفظ ''رضا'' کے تلفظ کے بارے میں ہوا۔ مولانا تقدس علی بریلوی علیہ الرحمتہ خاندان امام احمد رضا کے فرد ہونے کے ساتھ عظیم محقق اور ماہر مدرس تھے۔ آپ نے رِضا کے تلفظ کو را کے کسرہ کے ساتھ (رضا) صحیح بتایا۔ ان کا یہ ارشاد علمی سند ہونے کے ساتھ ساتھ خاندان امام احمد رضا قدس سرہ کے گھر کی گواہی کا درجہ رکھتا ہے۔ موصوف امام احمد رضا محدث بریلوی کے بلاواسطہ مرید اور تلمیذ ہیں۔

☆ (۵) امام احمد رضا کا نام نامی و اسم گرامی معروف حدیث قدسی کلهم يطلبون رضائي و انا اطلب رضاك يا محمد کا عکس جمیل ہے۔ شجرہ قادریہ منظومہ بزبان اردو میں آپ نے اس طرف لطیف اشارہ فرمایا ہے۔

کہ عطا احمد رضائے احمد مرسل مجھے

میرے مولیٰ حضرت احمد رضا کے واسطے

حدیث مبارک میں رضا بالکسر ہے۔ اس مناسبت سے امام احمد رضا کا نام بھی را کے کسرہ کے ساتھ صحیح ہونا چاہیئے۔

☆ (۶) امام احمد رضا قدس سرہ نے اپنے دوسرے سفر حج و زیارت مدینہ منورہ کے موقعہ پر ''حرمین شریفین'' کے اجلہ علمائے کرام کو ان کی استدعا پر اپنی مرویات اور تصانیف کی سندیں عطا فرمائیں۔

طلب اجازت میں جب علمائے کرام کا اصرار بڑھا' بارہا آپ کے سامنے حرمین طیبین کا ادب و احترام اور علماء کا اعزاز و اکرام حائل ہو تا رہا۔ بالآخر آپ نے اجازت دی لیکن علوِ مرتبت کے باوجود آپ کا انکسار ملاحظہ ہو۔

شیخ الحرمین حضرت سید صالح کمال مفتی احناف' مکہ معظمہ کی سند اجازت میں امام احمد رضا نے اپنے نام رضا کے جز کو کس خوبی سے استعمال فرمایا۔

فهمت الامران اسمی رضا و صرت عینی فانت عین الرضا

و عين الرضا عن كل عيب كليلة
فتحسب مثلی صالحا لكمال
ومابی صلاح لكمال كما لها
كمالا قذی فی صالح بن كمال

(الاجازت المتينه لعلماء بكته و المدينه)

ہاں اصل بات معلوم ہو گئی کہ میرا نام "رضا" ہے اور آپ میری آنکھ ہو جانے کی وجہ سے "عین الرضا" ہوئے۔

(ترجمہ اشعار) اور عین الرضا عیب نہیں دیکھ سکتی۔ بنا بریں آپ نے مجھے (عیب سے دور) کمال کا صالح سمجھ لیا۔ حالانکہ عین الرضا کی طرح ہوں مجھ میں کمال کی صلاحیت نہیں۔ عین الرضا (عیب

بینی سے) اس طرح پاک ہے جس طرح صالح بن کمال عیبوں کے خس و خاشاک سے۔

ان اشعار میں امام احمد رضا نے رضا کو خوشنودی کے معنوں میں استعمال کیا اور خوشنودی کے لیے رِضا بالکسر ہی صحیح ہے۔ اس کے برعکس ایک عرصہ سے بعض حضرات نے امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ النوری کے اسم گرامی کو را کے فتحہ (زبر) کے ساتھ (رَضا) لکھنا شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مولانا مفتی محمد اعظم صاحب شیخ الحدیث دار العلوم مظہر اسلام' بریلی (انڈیا) کا اسم گرامی سر فہرست ہے۔ حضرت مولانا موصوف مدظلہ العالی نے اس امر کے لیئے ایک مضمون بھی لکھا ہے۔ جو ان کے موقر جریدہ سہ ماہی **دامن مصطفی** بریلی (انڈیا) کے مفتی اعظم نمبر حصہ اول (مئی تا اکتوبر ۱۹۹۰ء) میں شائع ہوا۔

نام ''رَضا'' کی تحقیق میں آپ نے جو دلائل رضا (فتحہ کے ساتھ) کے لیے دیئے' ان کا خلاصہ یوں ہے۔

رَضا پر دلائل

☆ ۱۔ جو لوگ رَضا کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ سلسلہ رَضویہ کے شجرہ میں کئی جگہ رَضا را کے زبر کے ساتھ آیا ہے' اس

لیے احمد رَضا صحیح ہے۔

☆ ۲۔ المعجم البسیط اور منتخب اللغات میں ہے۔

رَضا۔ مصدر ہے۔ خوشنودی کے معنوں میں اور حضرت موسیٰ رضا کاظم کا نام بھی اسی طرح ہے۔

☆ ۳۔ ایک مجلس میں خلف اصغر و خلیفہ امام احمد رضا، حضرت مفتی محمد مصطفیٰ رضا قدس سرہما سے عرض کیا گیا کہ حضور اعلیٰ حضرت کا اسم گرامی "احمد رِضا" ہے یا "احمد رَضا"؟

تو حضرت نے فرمایا "احمد رَضا" نام ہے۔

پھر اسی مجلس میں دوسرا سوال حاضر کیا گیا کہ حضور اعلیٰ حضرت آپ کو مصطفیٰ رَضا کہہ کر یاد فرماتے یا مصطفیٰ رِضا؟

فرمایا کہ حضور اعلیٰ حضرت مجھ کو زیادہ تر مصطفیٰ میاں کہہ کر یاد کر لیا کرتے تھے اور کبھی کبھی مصطفیٰ رَضا بھی فرمایا کرتے تھے۔

تیسرا سوال عرض کیا گیا کہ حضور اعلیٰ حضرت کا نام احمد رضا ہے اور آپ کا مصطفیٰ رضا؟ فرمایا ہاں۔

اسی سلسلہ میں آخری سوال حاضر کیا گیا کہ نام تو رضا ہے مگر لغت میں رِضا، رَضا دونوں صحیح ہیں۔ تو حضور مفتی اعظم قدس سرہ

نے ارشاد فرمایا:

ہاں لغت میں دونوں (طرح) آیا ہے۔

اس علمی مذاکرہ سے حضرت مولانا مفتی محمد اعظم بریلوی نے استدلال فرمایا کہ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کا نام نامی احمد رَضا (را کے فتحہ کے ساتھ) صحیح ہے۔ علاوہ ازیں برصغیر میں شائع ہونے والی بعض کتب میں امام احمد رَضا (فتحہ کے ساتھ) لکھا جاتا ہے۔

دردمندانہ اپیل

اس مقام پر پہنچ کر ایک عام قاری پریشان ہو جاتا ہے کہ اس کے ممدوح اور دنیائے علم و فضل کے عظیم محسن کا اسم گرامی "احمد رِضا" ہے یا "احمد رَضا"؟ ان حالات میں محققین، علماء و مشائخ اور بالخصوص متوسلین سلسلہ عالیہ و خانوادہ رضویہ کی خدمت میں دردمندانہ اپیل ہے کہ وہ طے فرمائیں کہ محدث بریلوی قدس سرہ کے اسم گرامی کا صحیح تلفظ کیا ہے؟ دونوں طرف سے دلائل موجود ہیں۔ ان میں ایک کو ترجیح دینا ہوگا۔

خوشخبری

توحید باری تعالیٰ۔ عصمت انبیائے کرام۔ ختم نبوت۔ شان رسالت۔ عظمت صحابہ واہل بیت اور جہاد جیسے قرآنی۔ ایمانی۔ اتفاقی اجماعی عقائد کے منکرین، مخالفین اسلام، غیر مسلم اقلیتی جماعت، قادیانی گروہ کی اسلام اور مسلمانوں کے خلاف مذموم سازشوں، مکرو فریب کی مکروہ کوششوں اور غلیظ خیالات و نظریات سے امت مسلمہ کے صحیح عقائد کی حفاظت کی خاطر پردہ چاک کرنے کیلئے

عظیم مفکرین اسلام۔ جید علماء کرام اور معروف دانشور حضرات کے تحقیقی و علمی نہایت مفید مقالہ جات کا مجموعہ۔

قادیانی فتنہ اور علمائے حق

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکا ہے۔

وقت کی اہم ضرورت کے پیش نظر ان کی مستند و معتبر کتب سے ان کے کفری کلمات و خرافات، قول و عمل میں تناقضات و کذب بیانیاں اور مرزائیت کی تردید میں علمائے حق کے عظیم کردار کو بیان کیا گیا ہے۔

برائے رابطہ

حافظ محمد سعید احمد نقشبندی

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

خوشخبری

معروف سیرت نگار مولانا مفتی **محمد علیم الدین** نقشبندی

کے علمی، تحقیقی اور وجد آفرین قلم سے نکلی ہوئی، سیرت النبی پر محققانہ جامع تصنیف

النبی الاطہر

کی عالمگیر مقبولیت اور تعلیمی حلقوں میں شاندار پذیرائی کے بعد

ملت اسلامیہ کے نونہالوں کو بے راہ رو تعلیم کے مضر اثرات سے بچا کر صحیح تعلیم و تربیت، فکر و نظر اور قلب و قالب کی طہارت و طمانینت، ملی بقا، منہج تعلیم کا قبلہ درست کرنے کے لئے، زمانے کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والے مفید، کامل و مکمل اور جامع، قرآن و حدیث سے مؤید تعلیمی قواعد و ضوابط، نظریات و ہدایات پر مشتمل

تعلیم و تعلم

زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آچکی ہے

☆ اساتذہ کے لئے منہج انقلاب ☆ طلباء کے لئے مشعل راہ

برائے رابطہ :-

حافظ محمد سعید احمد نقشبندی

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

اطلاع

ایمانیات، عبادات، معاملات، اخلاقیات، عقائد، سیرت، تاریخ، فقہ، تذکار اسلاف اور دیگر اہم اصلاحی و علمی موضوعات پر مشتمل

محقق اہل سنت علامہ مولانا **محمد جلال الدین** قادری

اور

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی **محمد علیم الدین** نقشبندی

کی جذبات عشق و محبت رسول ﷺ میں ڈوبی ہوئی، فکر انگیز، ایمان افروز اور روح پرور، معرکۃ الاراء جملہ علمی، تحقیقی و تاریخی تصنیفات و تالیفات حاصل فرمائیں۔

برائے رابطہ،

حافظ **محمد سعید احمد** نقشبندی

محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

حضرت علامہ مولانا
محمد جلال الدین قادری
کی چند دیگر ایمان افروز
معرکۃ الاراء
تصانیف

تذکرہ محدث اعظم پاکستان (زیر طبع)

کرامات محدث اعظم پاکستان

نوادرات محدث اعظم پاکستان (زیر طبع)

امام احمد رضا اکابر کی نظر میں

امام احمد رضا کا نظریہ تعلیم

امام احمد رضا کا نظریہ سائنس (زیر طبع)

خطبات آل انڈیا سنی کانفرنس

تاریخ آل انڈیا سنی کانفرنس (زیر طبع)

ابوالکلام آزاد کی تاریخی شکست (زیر طبع)

مقالات ختم نبوت (زیر طبع)

(تقدیم) تذکرہ قاضی فتح اللہ صدیقی

اسلامی تعلیمی پالیسی پر ایک نظر

تفسیر احکام القرآن (زیر ترتیب)

(تخریج و تقدیم) فتاویٰ کرامات غوثیہ

(ترتیب) اسلامی شعار

رزق حلال

آسان اسلامی معلوماتی کورس

تحشیہ آنا جانا نور کا

(تقدیم) تذکرہ مشائخ قادریہ رضویہ

تذکرہ مفتی حامد رضا قادری (زیر طبع)

(تخریج و تحشیہ) توحید و رسالت کا مفہوم کلمہ طیبہ کی روشنی میں

اعلیٰ حضرت کی تصانیف اور درود و سلام کے شوق آفریں صیغے

دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلام رضا کے چند اشعار

حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات

حضرت علامہ مولانا
محمد جلال الدین قادری
کی چند دیگر ایمان افروز
معرکۃ الاراء تصانیف

تذکرہ
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
(۲ جلد)

کرامات
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ

نوادرات
محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ
(زیر طبع)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
اکابر کی نظر میں

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
کا نظریہ تعلیم

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
کا نظریہ سائنس
(زیر طبع)

خطبات
آل انڈیا سنی کانفرنس

تاریخ
آل انڈیا سنی کانفرنس
(زیر طبع)

ابوالکلام آزاد
کی تاریخی شکست
(۲ جلد)

مقالات
ختم نبوت (زیر طبع)

(تقدیم) تذکرہ
قاضی فتح اللہ صدیقی رحمۃ اللہ علیہ

اسلامی تعلیمی پالیسی
پر ایک نظر

تفسیر احکام القرآن
(زیر ترتیب)

(تخریج و تقدیم)
فتاویٰ کرامات غوثیہ

(ترتیب)
اسلامی شعار

رزق حلال

آسان
اسلامی معلوماتی کورس

تحشیہ
آنا جانا نور کا

(تقدیم) تذکرہ
مشائخ قادریہ رضویہ

تذکرہ
مفتی حامد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ
(زیر طبع)

(تخریج و تحشیہ)
توحید و رسالت کا مفہوم
کلمہ طیبہ کی روشنی میں

اعلیٰ حضرت کی تصانیف اور
درود و سلام کے شوق آفریں صیغے

دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سلام رضا
کے چند اشعار

حافظ محمد سعید احمد نقشبندی
محلہ لطیف شاہ غازی کھاریاں ضلع گجرات